احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 9 نومبر 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 9 نومبر 2012ء 23 ذوالحج 1433 ہجری 9 نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 259

صاحب نبوت کاملہ

آٹھویں صدی کے عارف ربانی حضرت سید عبدالکریم جیلانیؒ (767ھ) فرماتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں کیونکہ آپ کمال کو لائے ہیں مگر کوئی اور اسے نہیں لایا۔

(الانسان الکامل باب 36 جلد 1 صفحہ 69 حضرت عبدالکریم جیلانیؒ مطبوعہ ازہریہ مصر 1316ھ)

علامہ ابن خلدون (متوفی 808ھ) فرماتے ہیں۔

صوفیاء خاتم النبیین کی تفسیر بموجب ایک حدیث نبوی اینٹ سے بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ اس اینٹ نے عمارت مکمل کردی اور اس سے مراد وہ نبی ہے جس کو نبوت کاملہ حاصل ہوئی۔

(تاریخ ابن خلدون صفحہ 271-272 مطبوعہ مصر)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں تشریف لائے تھے جبکہ تمام دنیا اور تمام قومیں بگڑ چکی تھیں اور مخالف قوموں نے اس دعویٰ کو نہ صرف اپنی خاموشی سے بلکہ اپنے اقراروں سے مان لیا ہے۔ پس اس سے بداہت نتیجہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت ایسے وقت میں آئے تھے جس وقت میں ایک سچے اور کامل نبی کو آنا چاہئے۔ پھر جب ہم دوسرا پہلو دیکھتے ہیں کہ آنجناب صلعم کس وقت واپس بلائے گئے تو قرآن صاف اور صریح طور پر ہمیں خبر دیتا ہے کہ ایسے وقت میں بلانے کا حکم ہوا کہ جب اپنا کام پورا کر چکے تھے۔ یعنی اس وقت کے بعد بلائے گئے جبکہ یہ آیت نازل ہو چکی کہ مسلمانوں کے لئے تعلیم کا مجموعہ کامل ہو گیا اور جو کچھ ضروریات دین میں نازل ہونا تھا وہ سب نازل ہو چکا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی خبر دی گئی کہ خدا تعالیٰ کی تائیدیں بھی کمال کو پہنچ گئیں اور جوق در جوق لوگ دین اسلام میں داخل ہو گئے اور یہ آیتیں بھی نازل ہو گئیں کہ خدا تعالیٰ نے ایمان اور تقویٰ کو ان کے دلوں میں لکھ دیا اور فسق و فجور سے انہیں بیزار کر دیا اور پاک اور نیک اخلاق سے وہ متصف ہو گئے اور ایک بھاری تبدیلی ان کے اخلاق اور چلن اور روح میں واقع ہو گئی۔ تب ان تمام باتوں کے بعد سورۃ النصر نازل ہوئی جس کا ماحصل یہی ہے کہ نبوت کے تمام اغراض پورے ہو گئے اور اسلام دلوں پر فتحیاب ہو گیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر اعلان دے دیا کہ یہ سورت میری وفات کی طرف اشارہ کرتی ہے بلکہ اس کے بعد حج کیا اور اس کا نام حجۃ الوداع رکھا اور ہزارہا لوگوں کی حاضری میں ایک اونٹنی پر سوار ہو کر ایک لمبی تقریر کی اور کہا کہ سنو! اے خدا کے بندو! مجھے میرے رب کی طرف سے یہ حکم ملے تھے کہ تا میں یہ سب احکام تمہیں پہنچا دوں پس کیا تم گواہی دے سکتے ہو کہ یہ سب باتیں میں نے تمہیں پہنچا دیں۔ تب ساری قوم نے بآواز بلند تصدیق کی کہ ہم تک یہ سب پیغام پہنچائے گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اے خدا ان باتوں کا گواہ رہ۔

(نور القرآن- روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 361)

عشرہ وقف جدید

(23 نومبر تا 2 دسمبر 2012ء)

وقف جدید کے مالی سال کے اختتام کے پیش نظر وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے عشرہ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ اس لئے امراء صدر صاحبان، سیکرٹریان مال و وقف جدید سے درخواست ہے کہ

☆ عشرہ وقف جدید جمعۃ المبارک سے شروع ہوگا اس لئے 23 نومبر کا خطبہ جمعہ وقف جدید کے اغراض ومقاصد اور اہمیت پر دیا جائے۔

☆ خلفائے کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت پر وقف جدید کی اہمیت واضح کریں۔

☆ یہ تسلی کرلیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے، مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں۔

☆ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کی تحریک کریں۔

☆ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدہ ہے اور نہ ادائیگی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

☆ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگر پارکر میں تعلیم وتربیت اور خدمت خلق ہے۔ اس مد کا نام امداد مراکز نگر پارکر ہے۔ احباب اس مد میں حسب توفیق ضرور شامل ہوں۔

☆ احباب کو تحریک کریں کہ وہ اپنے بزرگان اور مرحومین کی طرف سے وقف جدید میں حسب استطاعت ادائیگی فرمائیں۔

☆ وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اپنے

باقی صفحہ 8 پر

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 6

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم ﷺ کے حالات اور خلق عظیم

آنحضرت ﷺ پر مظالم

خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بھی محفوظ نہ تھی۔ طرح طرح سے آپ کو دکھ دیا جاتا تھا۔ ایک دفعہ آپ عبادت کر رہے تھے کہ آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر لوگوں نے کھینچنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ وہاں آ گئے اور اُنہوں نے یہ کہتے ہوئے چھڑایا کہ اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو اس جرم میں قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے خدا میرا آقا ہے۔

ایک دفعہ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کی پیٹھ پر اُونٹ کی اوجھری لا کر رکھ دی گئی اور اس کے بوجھ سے اُس وقت تک آپ سر نہ اُٹھا سکے جب تک بعض لوگوں نے پہنچ کر اُس اوجھری کو آپ کی پیٹھ سے ہٹایا نہیں۔

ایک دفعہ آپ بازار سے گزر رہے تھے تو مکہ کے اوباشوں کی ایک جماعت آپ کے گرد ہو گئی اور رستہ بھر آپ کی گردن پر یہ کہہ کر تھپڑ مارتی چلی گئی کہ لوگو! یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے میں نبی ہوں۔

آپ کے گھر میں اردگرد کے گھروں سے متواتر پتھر پھینکے جاتے تھے۔ باورچی خانہ میں گندی چیزیں پھینکی جاتی تھیں۔ جن میں بکروں اور اونٹوں کی انتڑیاں بھی شامل ہوتی تھیں۔ جب آپ نماز پڑھتے تو آپ پر خاک دھول ڈالی جاتی حتیٰ کہ مجبور ہو کر آپ کو چٹان میں سے نکلے ہوئے ایک پتھر کے نیچے چھپ کر نماز پڑھنی پڑتی تھی۔ مگر یہ مظالم بیکار نہ جا رہے تھے۔ شریف الطبع لوگ اِن کو دیکھتے اور اسلام کی طرف اُن کے دل کھنچے چلے جاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن خانہ کعبہ کے قریب صفا پہاڑی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوجہل آپ کا سب سے بڑا دشمن اور مکہ کا سردار وہاں سے گزرا اور اُس نے آپ کو گالیاں دینی شروع کیں۔ آپ اُس کی گالیاں سنتے رہے اور کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے اُٹھ کر اپنے گھر چلے گئے۔ آپ کے خاندان کی ایک لونڈی اِس واقعہ کو دیکھ رہی تھی۔ شام کے وقت آپ کے چچا حمزہؓ جو ایک نہایت دلیر اور بہادر آدمی تھے اور جن کی بہادری کی وجہ سے شہر کے لوگ اُن سے خائف تھے شکار کھیل کر جنگل سے واپس آئے اور کندھے کے ساتھ کمان لٹکائے ہوئے نہایت ہی تبختر کے ساتھ اپنے گھر میں داخل ہوئے۔ لونڈی کا دل صبح کے نظارہ سے بے حد متاثر تھا۔ وہ حمزہؓ کو اِس شکل میں دیکھ کر برداشت نہ کر سکی اور انہیں طعنہ دے کر کہا۔ تم بڑے بہادر بنے پھرتے ہو، ہر وقت اسلحہ سے مسلح رہتے ہو۔ مگر کیا تمہیں معلوم ہے کہ صبح ابوجہل نے تمہارے بھتیجے سے کیا کیا؟ حمزہؓ نے پوچھا کیا کیا؟ اُس نے وہ سب واقعہ حمزہؓ کے سامنے بیان کیا۔ حمزہ گو مسلمان نہ تھے مگر دل کے شریف تھے۔ اسلام کی باتیں تو سنی ہوئی تھیں اور یقیناً اُن کے دل پر ان کا اثر ہو چکا تھا مگر اپنی آزاد زندگی کی وجہ سے سنجیدگی کے ساتھ اُن پر غور کرنے کا موقع نہیں ملا تھا لیکن اِس واقعہ کو سن کر اُن کی رگِ حمیت جوش میں آ گئی۔ آنکھوں پر سے غفلت کا پردہ دُور ہو گیا اور انہیں یوں معلوم ہوا کہ ایک قیمتی چیز ہاتھوں سے نکلی جا رہی ہے۔ اُسی وقت گھر سے باہر آئے اور خانہ کعبہ کی طرف گئے جو رؤساء کے مشورے کا مخصوص مقام تھا۔ اپنی کمان کندھے سے اُتاری اور زور سے ابوجہل کو ماری اور کہا سنو! میں بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کو اختیار کرتا ہوں۔ تم نے صبح اُسے بِلا وجہ گالیاں دیں اِس لئے کہ وہ آگے سے جواب نہیں دیتا۔ اگر بہادر ہو تو اَب میری مار کا جواب دو۔ یہ واقعہ ایسا اچانک ہوا کہ ابوجہل بھی گھبرا گیا۔ اُس کے ساتھی حمزہؓ سے لڑنے کو اُٹھے لیکن حمزہؓ کی بہادری کا خیال کر کے اور اُن کے قومی جتھا پر نظر کر کے ابوجہل نے خیال کیا کہ اگر لڑائی شروع ہو گئی تو اِس کا نتیجہ نہایت خطرناک نکلے گا اِس لئے مصلحت سے کام لے کر اُس نے اپنے ساتھیوں کو یہ کہتے ہوئے روک دیا کہ چلو جانے دو میں نے واقعہ میں اِس کے بھتیجے کو بہت بُری طرح گالیاں دی تھیں۔

پیغام اسلام

جب مخالفت تیز ہو گئی اور ادھر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے اصرار سے مکہ والوں کو خدا تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچانا شروع کیا کہ اس دنیا کا پیدا کرنے والا خدا ایک ہے، اس کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ جس قدر نبی گذرے ہیں سب ہی اُس کی توحید کا اقرار کیا کرتے تھے اور اپنے ہم قوموں کو بھی اِسی تعلیم کی طرف بلایا کرتے تھے۔ تم خدائے واحد پر ایمان لاؤ، اِن پتھر کے بتوں کو چھوڑ دو کہ یہ بالکل بے کار ہیں اور ان میں کوئی طاقت نہیں۔ اے مکہ والو! کیا تم دیکھتے نہیں کہ ان کے سامنے جو نذر و نیاز رکھی جاتی ہے اگر اس پر مکھیوں کا جھرمٹ آ بیٹھے تو وہ ان مکھیوں کو اُڑانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے، اگر کوئی اُن پر حملہ کرے تو وہ اپنی حفاظت نہیں کر سکتے، اگر کوئی اُن سے سوال کرے تو وہ جواب نہیں دے سکتے، اگر کوئی ان سے مدد مانگے تو وہ اس کی مدد نہیں کر سکتے۔ مگر خدائے واحد تو مانگنے والوں کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ سوال کرنے والوں کو جواب دیتا ہے۔ مدد مانگنے والوں کی مدد کرتا ہے اور اپنے دشمنوں کو زیر کرتا ہے اور اپنے عبادت گذار بندوں کو اعلیٰ ترقیات بخشتا ہے۔ اُس سے روشنی آتی ہے جو اس کے پرستاروں کے دلوں کو منور کر دیتی ہے۔ پھر تم کیوں ایسے خدا کو چھوڑ کر بے جان بتوں کے آگے جھکتے ہو اور اپنی عمر ضائع کر رہے ہو۔ تم دیکھتے نہیں کہ خدا تعالیٰ کی توحید کو چھوڑ کر تمہارے خیالات بھی گندے اور دل بھی تاریک ہو گئے ہیں۔ تم قسم قسم کی وہمی تعلیموں میں مبتلا ہو۔ حلال و حرام کی تم میں تمیز نہیں رہی۔ اچھے اور بُرے میں تم امتیاز نہیں کر سکتے۔ اپنی ماؤں کی بے حرمتی کرتے ہو، اپنی بہنوں اور بیٹیوں پر ظلم کرتے ہو اور ان کے حق اُنہیں نہیں دیتے۔ اپنی بیویوں سے تمہارا سلوک اچھا نہیں۔ یتامیٰ کے حق مارتے ہو اور بیواؤں سے بُرا سلوک کرتے ہو۔ غریبوں اور کمزوروں پر ظلم کرتے ہو اور دوسروں کے حق مار کر اپنی بڑائی قائم کرنا چاہتے ہو۔ جھوٹ اور فریب سے تم کو عار نہیں۔ چوری اور ڈاکہ سے تم کو نفرت نہیں۔ جؤا اور شراب تمہارا شغل ہے۔ حصولِ علم اور قومی خدمت کی طرف تمہاری توجہ نہیں۔ خدائے واحد کی طرف سے کب تک غافل رہو گے۔ آؤ اور اپنی اصلاح کرو اور ظلم چھوڑ دو۔ ہر حق دار کو اُس کا حق دو۔ خدا نے اگر مال دیا ہے تو ملک و قوم کی خدمت اور کمزوروں اور غریبوں کی ترقی کے لئے اُسے خرچ کرو۔ عورتوں کی عزت کرو اور ان کے حق ادا کرو۔ یتیموں کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھو اور اُن کی خبر گیری کو اعلیٰ درجہ کی نیکی سمجھو۔ بیواؤں کا سہارا بنو۔ نیکیوں اور تقویٰ کو قائم کرو۔ انصاف اور عدل ہی نہیں بلکہ رحم اور احسان کو اپنا شعار بناؤ۔ اس دنیا میں تمہارا آنا بیکار نہ جانا چاہئے۔ اچھے آثار اپنے پیچھے چھوڑو، تا دائمی نیکی کا بیج بویا جائے۔ حق لینے میں نہیں بلکہ قربانی اور ایثار میں اصل عزت ہے۔ پس تم قربانی کرو، خدا کے قریب ہو۔ خدا کے بندوں کے مقابل پر ایثار کا نمونہ دکھاؤ تا خدا تعالیٰ کے ہاں تمہارا حق قائم ہو۔ بے شک ہم کمزور ہیں مگر ہماری کمزوری کو نہ دیکھو۔ آسمان پر سچائی کی حکومت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے عدل کا ترازو رکھا جائے گا اور انصاف اور رحم کی حکومت قائم کی جائے گی جس میں کسی پر ظلم نہ ہوگا۔ مذہب کے معاملہ میں دخل اندازی نہ کی جائے گی۔ عورتوں اور غلاموں پر جو ظلم ہوتے رہے ہیں وہ مٹا دیئے جائیں گے اور شیطان کی حکومت کی جگہ خدائے واحد کی حکومت قائم کر دی جائے گی۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

14 نومبر 2012

12:40 am	عربی سروس
1:45 am	ان سائیٹ
2:00 am	احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
2:35 am	Australia: Just pineapples
3:15 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	خطاب لجنہ اماء اللہ اجتماع جرمنی 2011ء
7:30 am	فرنچ پروگرام
8:00 am	Australia: Just pineapples
8:30 am	احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
9:05 am	سیرت النبی ﷺ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	خطاب حضور انور بر موقع خدام الاحمدیہ اجتماع جرمنی 2011ء
12:55 pm	ریئل ٹاک
2:00 pm	سوال و جواب
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	سواحیلی سروس
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:55 pm	الترتیل
6:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2007ء
7:20 pm	بنگلہ پروگرام
8:25 pm	فقہی مسائل
8:55 pm	کڈز ٹائم
9:25 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	میدان عمل کی کہانی
11:20 pm	الترتیل
11:50 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

دنیا مقصود بالذات نہ ہو دین ہو تو سارے کام دینی ہوں گے

''دست با کار دل بایار'' ہو جاؤ

حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کی تحریرات کی روشنی میں

دین حق جو کہ خدا تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور ایسا مذہب ہے جس نے عملی زندگی کے متعلق بہت ہی خوبصورت تعلیم دی ہے اور انسان کو دینی اور دنیاوی ترقیات کے حصول کے لئے کام کرنے اور محنت کی تلقین بھی فرمائی ہے اور اس کی بہت ترغیب دلائی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا:

''اور یہ کہ انسان کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں جو اس نے کوشش کی ہو۔'' (سورۃ النجم:40)

پھر اسی دین حق نے ایک یہ بھی خوبصورت تعلیم دی کہ دنیاوی کاموں کو دست بکار دل بایار کی رنگت میں رنگین ہو کر کیا جائے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

''ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔'' (النور:38)

حضرت مصلح موعود اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بتایا کہ ان لوگوں کا ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کے یہ معنی نہیں کہ وہ زراعت نہیں کرتے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ تجارتیں تو کرتے ہیں مگر ان کے دل خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں اور ان کے کان خدا تعالیٰ کی آواز سننے کے منتظر ہوتے ہیں۔ جونہی ان کے کانوں میں مؤذن کی آواز آتی ہے وہ اپنی تجارت کو چھوڑ کر اپنی زراعت کو چھوڑ کر اور اپنی صنعت و حرفت کو چھوڑ کر دوڑتے ہوئے (۔) میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب رات آتی ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس خیال سے کہ ان کو ہم نے ہل چلانا ہے یا کوئی اور مشقت کا کام کرنا ہے سوئے ہی رہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے نہ اٹھیں بلکہ جب تہجد کا وقت آتا ہے تو فوراً بستر سے الگ ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔''

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 332-331)

یعنی ان لوگوں کا یوں حال ہوتا ہے ''دست با کار دل بایار'' ان کا ہاتھ کام میں مشغول ہوتا ہے مگر دل میں ان کے یار کا خیال ہوتا ہے اور دل میں یہی انتظار اور تڑپ ہوتی ہے کہ کب خدا سے ملاقات ہوتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس آیت کے ضمن میں یوں فرماتے ہیں؟

''وہ ایسے مرد ہیں کہ ان کو یاد الٰہی سے نہ تجارت روک سکتی ہے اور نہ بیع مانع ہوتی ہے یعنی محبت الٰہیہ میں ایسا کمال تام رکھتے ہیں کہ دنیوی مشغولیاں گو کیسی ہی کثرت سے پیش آویں ان کے حال میں خلل انداز نہیں ہوسکتیں۔''

(براہین احمدیہ صفحہ 517)

حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں کو بھی نصائح فرمائیں کہ ہم کو ایسا ہونا چاہئے کہ ہمیں ہماری تجارتیں خدا کے ذکر سے غافل کرنے والی نہ ہوں جیسا کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں:

''یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے **لا تلهيهم تجارة** .... (النور:38)'' جب دل خدا کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آسکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچے میں رہے گا۔ اسی طرح جو لوگ خدا کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا کو فراموش نہیں کرتے۔''

(الحکم مورخہ 24 جون 1904ء صفحہ 21)

آپ مزید فرماتے ہیں۔

''دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے اور ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزار ہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین...... روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے **لا تلهيهم تجارة** ....کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے وہ قابل تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ (۔) میں رہبانیت نہیں ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں بلکہ ملازم کو چاہئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے۔''

اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے۔

(بدر مورخہ 14 مارچ 1907ء صفحہ 6)

حضرت اقدس مزید فرماتے ہیں:

''ہم یہ نہیں کہتے کہ زراعت والا زراعت کو اور تجارت والا تجارت کو، ملازمت والا ملازمت کو اور صنعت و حرفت والا اپنے کاروبار کو ترک کر دے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں **لا تلهيهم تجارة** .... والا معاملہ ہو۔ دست با کار دل بایار والی بات ہو۔ تاجر اپنے کاروبار تجارت میں اور زمیندار اپنے امور زراعت میں اور بادشاہ اپنے تخت حکومت پر بیٹھ کر۔ غرض جو جس کام میں ہے اپنے کاموں میں خدا کو نصب العین رکھے اور اس کی عظمت اور جبروت کو پیش نظر رکھ کر اس کے احکام اور اوامر و نواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے۔ اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر۔''

(۔) کہاں ایسی تعلیم دیتا ہے کہ تم کاروبار چھوڑ کر لنگڑے لُولوں کی طرح نکمے بیٹھ رہو اور بجائے اس کے کہ اوروں کی خدمت کرو خود دوسروں پر بوجھ بنو۔ نہیں بلکہ سست ہونا گناہ ہے۔ بھلا ایسا آدمی پھر خدا اور اس کے دین کی خدمت کر سکے گا۔ عیال و اطفال جو خدا نے اس کے ذمے لگائے ہیں ان کو کہاں سے کھلائے گا۔

پس یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ **قد افلح** ...... (الشمس:10) تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو۔ جو چاہو کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں۔ پھر جو تمہاری دنیا ہے وہ بھی دین کے حکم میں آجاوے گی۔

انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا۔ دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لَو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اس کے واسطے حلال ہے۔ **انما الا عمال بالنيات**۔

(الحکم مورخہ 26، 30 اگست 1908ء صفحہ 3، 4)

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 3 صفحہ 455 تا 457)

اسی طرح خلفاء احمدیت نے بھی دین حق کی اس تعلیم کو بیان فرمایا ہے یہ تعلیم جو کہ ساری نصرتوں اور فتوحات کی کلید ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

ہاں **فاذا قضيت الصلوة**..........

(**الجمعة**:11) جب نماز ادا کر چکو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو لو۔ اس کا اصل اور گر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ تم مظفر اور منصور ہو جاؤ گے۔ خدا کی یاد ساری کامیابیوں کا راز اور ساری نصرتوں اور فتوحات کی کلید ہے۔ (۔) انسان کو بے دست و پا بنانا یا دوسروں کے لئے بوجھ بنانا نہیں چاہتا۔ عبادات کے لئے اوقات رکھے ہیں جب ان سے فارغ ہو جاوے پھر اپنے کاروبار میں مصروف ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ ان کاروبار میں مصروف ہو کر بھی یاد الٰہی کو نہ چھوڑے بلکہ

دست بکار دل بیار

ہو اور اس کا طریق یہ ہے کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے اور دیکھ لے کہ آیا خلاف مرضی مولیٰ تو نہیں کر رہا۔ جب یہ بات ہو تو اس کا ہر فعل خواہ وہ تجارت کا ہو یا معاشرت کا، ملازمت کا ہو یا حکومت کا۔ غرض کوئی بھی حالت ہو عبادت کا رنگ اختیار کر لیتا ہے یہاں تک کہ کھانا پینا بھی اگر امر الٰہی کے نیچے ہے تو عبادت ہے۔

یہ اصل ہے جو ساری فتح مندیوں کی کلید ہے مگر افسوس ہے کہ (۔) نے اس اصل کو چھوڑ دیا جب تک اس پر عملدرآمد رہا اس وقت تک وہ ایک قوم فتح مند قوم کی حالت میں رہی۔ لیکن جب اس پر سے عمل جاتا رہا تو نتیجہ یہ ہوا کہ یہ قوم ہر طرح کی پستیوں میں گر گئی۔

(الحکم 28 فروری 1903ء صفحہ 3 تا 6)

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 126 تا 128)

قرآن کریم کی اس عظیم تعلیم کو نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحابؓ میں پیدا کیا جس کی وجہ سے آپ کے اصحابؓ نے کامیابیاں بھی حاصل کیں اور اس تعلیم کو خوب اپنایا جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:

''رسول کریم ﷺ کے پاس غرباء آئے اور کہا حضور! ہمارے بھائی امیر نیکیوں میں ہم سے بڑھتے ہوئے ہیں۔ نماز ہم پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، روزہ ہم رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں، ہم جہاد کے لئے جاتے ہیں وہ بھی جاتے ہیں، وہ

صدقہ و خیرات کرتے ہیں ہم اس سے محروم ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں کہ اگر تم وہ کرو گے تو امراء سے تم نیکیوں میں بڑھ جاؤ گے اور وہ بات یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد 33 دفعہ تحمید 33 دفعہ تقدیس اور 34 دفعہ تکبیر کہا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے بڑھا دے گا۔ چند دن کے بعد غرباء پھر آئے کہ حضور! امیر تو یہ کام بھی کرنے لگ گئے ہم کیا کریں آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا جس کو فضیلت دیتا ہے میں کس طرح اس کو روک سکتا ہوں۔ وہ دولت مند مسلمان ایسے مسلمان نہ تھے کہ فرائض کو بھی ترک کر دیں۔ وہ تو نوافل میں اس قدر جدو جہد کرتے تھے کہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔ پھر ان کی دولت مندی برائے نام نہ تھی بلکہ کافی دولت رکھتے تھے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ جن کے متعلق صحابہؓ کا خیال تھا کہ غریب ہیں جب فوت ہوئے تو ان کے پاس اڑھائی کروڑ روپیہ کی جائیداد ثابت ہوئی۔

رسول کریم ﷺ کے وقت میں صحابہ رضوان اللہ علیہم کو تجارت کا بھی خاص ملکہ تھا۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اس فن میں کامل تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ دس ہزار اونٹ خریدے اور اصل قیمت پر ہی فروخت کر دیئے۔ ایک دوست نے کہا کہ اس میں آپ کو کیا نفع ہوا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اسی وقت کھڑے کھڑے اڑھائی ہزار روپے کا نفع ان اونٹوں کی خرید و فروخت میں حاصل ہوا ہے اور وہ اس طرح کہ میں نے جب اونٹ خریدے تھے تو نکیل سمیت خریدے تھے اور فروخت بغیر نکیل کے کئے ہیں اس سودے میں دس ہزار نکیل مجھے نفع میں ملی اور اگر میں اس وقت فروخت نہ کرتا تو خدا جانے کب گاہک پیدا ہوتا اور اتنے عرصہ میں کتنا کھا جاتے لیکن اس وقت بغیر کسی خرچ کے اڑھائی ہزار روپے کا نفع ہوا۔ چونکہ ان کو تجارت کا فن خوب آتا تھا اور اپنے کام میں بہت چست تھے اس لئے وہ مال میں بڑھ گئے۔''

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 294، 295)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ہمیں اپنے خطبات میں یہی توجہ دلائی ہے کہ دنیا سے فائدہ بھی اٹھانا ہے مگر اصل مقصد ہمارا دین ہونا چاہئے۔

اصل مقصود دین ہو

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 مئی 2004ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''پس دنیا کی نعمتوں کی موجودگی میں ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی خشیت اور اس کے حضور جھکنا ہر وقت مدنظر رہنا چاہئے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ (۔) سست ہو جاویں۔ (۔) کسی کو سست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کے لئے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں تاکہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کرے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملے میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو اصل مقصود دین ہو پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 410 الحکم 31 جنوری 1901ء)

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 313، 314)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اصل مقصد کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان عظیم ہستیوں میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے جن کا ذکر خدا نے سورۃ النور آیت 38 میں فرمایا ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ ہوں گے تو خدا تعالیٰ ہماری تجارت ہمارے کاروبار زندگی میں برکت ڈالے گا جیسا کہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس فرماتے ہیں:

''بعض لوگ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہم جس چیز کو بھی ہاتھ ڈالتے ہیں جس کاروبار میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں۔ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں اس میں بربادی ہو جاتی ہے، کوئی برکت نہیں پڑتی اور پھر اس وجہ سے ان لوگوں کے خیالات اور ان کے ذہن بڑے بیہودہ ہو جاتے ہیں۔ تو اگر عبادتوں کا حق ادا کرتے ہوئے پھر کاروبار بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالے گا۔ جمعے کی نماز کے وقت بجائے جمعے پہ آنے کے اگر کاروبار کی طرف ہی دھیان رہے گا اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اگر ٹالیں گے تو بے برکتی ہی رہے گی۔ پس نمازوں اور جمعہ کے اوقات میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا کریں۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کام کی جگہ دور ہے اور دو تین احمدی کسی نہ کسی جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ سینٹر میں نہیں آ سکتے تو جو تین چار افراد ہیں وہ اپنی جگہ پر ہی کسی کو اپنے میں سے امام مقرر کر کے جمعہ پڑھ لیا کریں۔ لیکن جمعہ ضرور پڑھنا چاہئے۔

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 29)

اگر دین حق کی اس خوبصورت تعلیم کے مطابق ان دنیاوی کاموں کو دست بکار دل بیار کی رنگت میں رنگین ہو کر کیا جائے گا تو اس صورت میں نہ صرف دنیاوی ترقی کے حصول کا موجب ہوگا بلکہ یہی دنیاوی کام دینی خدمت اور بہت بڑے ثواب کے حصول کا موجب بھی بن جائیں گے۔

مکرم جمیل احمد انور صاحب

اوصاف حمیدہ کی مالک اور خدمت کرنے والی

والدہ محترمہ ہومیوڈاکٹر امۃ النصیر صاحبہ کی یاد میں

میری والدہ محترمہ ڈاکٹر امۃ النصیر صاحبہ جو اپنے حلقہ احباب چھوٹوں بڑوں اور تقریباً سبھی میں چھیرے باجی کے نام سے جانی جاتی تھیں 29 جنوری 2012 کو بوقت عصر اس دار فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں والی جنتوں میں اُن کو داخل کرے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور ہمیں بھی اُن کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک ہنستا مسکراتا چہرہ۔ امۃ النصیر۔ یہ نام تھا ایک ایسے دل کا جس میں خدا کی محبت اُس کا خوف رسول اللہ ﷺ سے عشق اور خلافت سے محبت و وفا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ یہ نام تھا ایک ایسی سوچ کا جو ہر وقت خدمت انسانیت پر کمربستہ رہتی تھی۔ کیا اپنے کیا پرائے سبھی کے دکھ اور تکلیف میں اُن کا اپنا بن کر اُن کے ساتھ چلنے والی کا۔ یہ نام تھا ایک ایسے دماغ کا جسے ہر وقت علم کی جستجو رہتی تھی اور علم کو مومن کی کھوئی ہوئی متاع جان کر اُس کو حاصل کرنے کیلئے چل پڑتی تھی۔

آپ 23 نومبر 1951ء کو محترم محمد اسحاق ارشد صاحب احمدیہ ماڈرن سٹور گولبازار ربوہ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ اپنے حیات بہن بھائیوں میں آپ کا دوسرا نمبر تھا۔ بچپن سے ہی علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ آپ بتاتی تھیں کہ میں نے گرمیوں کی تپتی دوپہر میں چھت کی چار دیواری کے سایہ میں بھی بیٹھ کر پڑھا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کا تعلیمی معیار بہت اچھا رہا اور آپ نے ایم ایس سی ریاضی گورنمنٹ کالج لاہور سے کی۔ اس کے بعد آپ اپنے والد صاحب کے حکم کے موافق خدمت دین کیلئے لجنہ ہال جاتی رہیں۔ حضرت چھوٹی آپا کے ساتھ بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ بتاتی تھیں کہ جب میں نے ایم ایس سی کی تو ابا جی سے ملازمت کے بارہ میں مشورہ کیا۔ تو ابا جی نے کہا کہ میں نے تم لوگوں کو نوکریاں کرنے کیلئے نہیں پڑھایا جاؤ اور جا کر دین کی خدمت کرو۔ یا بلا معاوضہ تدریس کر لو۔ خدا تعالیٰ جزا دے اُس عظیم باپ کو بھی جسے خُدا نے آٹھ بیٹیاں اور ایک بیٹے سے نوازا اور جیسا کہ امی بتاتی تھیں ہر بیٹی کی پیدائش پر سجدہ شکر بجالاتے تھے کہ خدا نے میری بیوی اور بچی دونوں کو سلامت رکھا اور تمام بیٹیوں کی پرورش بیٹے کی طرح ہی کی اور کبھی کوئی فرق نہ رکھا۔

1978ء میں آپ کی شادی اپنے خالہ زاد مکرم اطہر احمد نظام صاحب سے ہوئی جو کہ مکرم محمد احمد نظام صاحب کے بیٹے اور حضرت مستری نظام دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔ شادی کے بعد بعض مشکل اور نامساعد حالات میں بھی بڑے صبر اور شکر سے گزارہ کیا اور اپنے خاوند کی معین و مددگار بنی رہیں۔

مولیٰ کریم نے اپنے فضل سے آپ کو تین بچوں سے نوازا۔ خاکسار جمیل احمد انور مربی سلسلہ سب سے بڑا ہے اور آج کل نظارت تعلیم القرآن صدر انجمن احمدیہ میں خدمات کی توفیق پا رہا ہے۔ دوسرے نمبر پر ڈاکٹر نبیلہ قدسیہ ہیں جو جرمنی میں مقیم ہیں اور تیسرے نمبر پر مکرم انجینئر عطاء الغالب صاحب ہیں جو آج کل بعد تعلیم فن لینڈ میں مقیم ہیں۔ ہم سب کی والدہ صاحبہ نے محض خدا کے فضل سے بہت عمدہ تربیت کی۔ والد صاحب کی محدود آمدنی کے پیش نظر ساری زندگی خود بھی اُن کی مددگار بنی رہیں اور ہماری ہر جائز خواہش کو پورا کیا۔ خدمت دین اور خدمت انسانیت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر آپ میں بھرا ہوا تھا۔

ایک مرتبہ رات کے دو بجے مجھے اُٹھایا کہ اُٹھو اور میرے ساتھ چلو فلاں بہت بیمار ہے اُسے دوائی دے کر آنی ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ کون ہیں۔ میرا خیال تھا کہ کوئی عزیز رشتہ دار ہوں گے۔ لیکن میری حیرت کی انتہاء نہ رہی جب یہ پتہ لگا کہ یہ کوئی عام مریض ہے جس کا ہم سے کوئی خاندانی رشتہ نہیں۔ میں نے حیرت سے کہا کہ اس وقت!! صبح دے آئیں گے۔ تو والدہ نے جواب دیا کہ ایک تو اُس کو اس وقت دوا دینا ضروری ہے دوسرا یہی تو وقت ہے اُس کی خدمت کرنے کا صبح تک تو اُس کو بھی کوئی نہ کوئی مل ہی جائے گا دوا منگوانے کیلئے۔ بہرحال خاکسار نے بائیسکل نکالی اور ہم دونوں اُس مریض کو دوا دینے پہنچ گئے۔ آپ کا حلقہ احباب زیادہ تر غریب، تنگدست اور پریشان حال لوگوں پر ہی مشتمل ہوا کرتا تھا۔ اُن کی غمگساری اور اُن کی جس حد تک ممکن ہو سکے خدمت کرنے کو کارِ ثواب جان کر اُن کی خدمت کرتیں اور دردِ دل سے اُن کیلئے دُعائیں کرتیں۔

شادی کے بعد لاہور رہیں اور چھوٹے بچوں کے ساتھ بھی والد صاحب کی مالی معاونت کے پیش نظر تدریس کے شعبہ سے منسلک رہیں اور ایک پرائیویٹ سکول میں بطور ریاضی کی ٹیچر کے

پڑھاتی رہیں۔اس کے ساتھ ساتھ جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش رہیں اور بطور سیکرٹری تعلیم خدمات سرانجام دیں۔اسی طرح والد صاحب کی محدود آمدنی کی وجہ سے ٹیوشن بھی پڑھاتی رہیں اور اپنے ہر شاگرد کو اتنی محنت محبت اور لگن سے پڑھاتیں کہ اُن سے پڑھنے والا ہر بچہ آج بھی اُن کو بہت محبت سے یاد کرتا ہے۔بعض بچے جو اپنی بیوقوفی میں پڑھائی چھوڑ دیتے اُن کو بھی پیار اور محبت سے دوبارہ پڑھائی کی طرف لے کر آتیں۔

پھر لاہور کے قریب ایک قصبہ کوٹ عبدالمالک میں تقریباً گیارہ سال رہیں۔وہاں پر بھی آپ خدا کے فضل سے دس سال صدر لجنہ رہیں اور خدا کے فضل سے یہ مجلس دس سال دیہی مجالس میں پاکستان بھر میں اوّل آتی رہی۔اگرچہ اس کے لیے آپ نے بہت تگ ودو کی اور لجنہ کے کام اور دورے میں ہر وقت مشغول رہتی لیکن سال کے آخر پر جب یہ مجلس اول آتی تو ہمیشہ یہی کہتیں کہ یہ تو محض خدا کا فضل ہے وگرنہ ہماری کوششیں تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔

1997ء میں خاکسار جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا تو میرے بغیر گھر میں دل بھی نہیں لگتا تھا۔آخر 1998ء میں سارے گھر والے ربوہ شفٹ ہو گئے۔یہاں پر پہلے نصرت جہاں اکیڈمی میں بطور ریاضی کی ٹیچر کے پڑھاتی رہیں۔پھر آپ کو طاہر ہومیو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں بھی خدمات پیش کرنے کا موقع ملا۔

ڈاکٹر بننے کی خواہش بچپن سے ہی آپ کے دل میں تھی کہ اس ذریعہ لوگوں کی خدمت کروں۔اور اسی شوق کے پیش نظر بیٹی کو ڈاکٹر بنایا۔خود بھی شادی کے بعد 1991ءمیں DHMS کیا اور پھر کوٹ عبدالمالک میں اپنا کلینک بنایا۔ربوہ آنے کے بعد کچھ عرصہ نصرت جہاں اکیڈمی میں پڑھایا پھر ٹیچنگ چھوڑ کر طاہر ہومیو ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں خدمات کا آغاز کیا تو اُس وقت بے انتہاء خوش تھیں۔آپ دکھی انسانیت کی خدمت پر کمر بستہ ہو گئیں اور پانچ سال وہاں پر خدمات پیش کیں۔

بعدۂ اپنا کلینک بھی بنایا جہاں پر اپنے مزاج کے موافق لوگوں کو نہایت معمولی قیمت پر ادویات دیتیں۔اکثر اپنی اس خواہش کا میرے پاس ذکر کرتیں کہ اللہ تعالیٰ عطاء الغالب کو جلد سیٹ کر دے اور ماہانہ آمدن کا سلسلہ شروع ہو جائے تو میں اس کلینک کو اباجی (نانا جان مرحوم) کے نام سے فری کلینک کر دوں گی۔

ایک مرتبہ خاکسار کسی کام سے کلینک گیا تو والدہ نے چند ادویات بنانے کو کہا میں کھڑا ادویات بنا رہا تھا کہ ایک غریب خاتون آئیں پہلے انہوں نے اپنی بیماری کا بتایا پھر چونکہ والدہ صاحبہ کی عادت تھی کہ پیسے بتانے سے پہلے مریض کے گھریلو حالات کا سرسری سا جائزہ لے لیتی تھیں۔جب اُس نے اپنے گھریلو حالات سے آگاہ کیا تو اُس عورت کو دوا کے ساتھ جانے کے لئے رکشہ کا کرایہ بھی دے کر روانہ کیا۔جب وہ چلی گئیں تو میں نے ہنس کے کہا۔آپ نے کر لیا کاروبار۔تو کہنے لگیں کاروبار تھوڑی کر رہی ہوں یہاں پر یہ غریب خاتون ہے بہت دور سے آئی ہے اور اس کی اتنی ہمت نہیں ہے کہ پیدل واپس جائے۔بس تم دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دست شفا عطا فرمادے۔امی جان کو کلینک چھوڑنے اور واپس لانے کی اکثر اوقات خدمت کی اس عاجز کو ہی توفیق ملی ہوئی ہے۔کلینک جاتے وقت کہتیں کہ دُعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے دست شفا عطا فرمادے اور واپس آتے وقت کہتیں کہ دُعا کرو آج میں نے جن جن مریضوں کو دوائی دی ہے خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے اُن کو شفا عطا فرما دے۔ایک احمدی ہومیو پیتھک شاعر کے درج ذیل اشعار آپ کو بہت پسند تھے۔

میرے شافی خدا مجھ کو عطا دست شفا کر دے
میرے دامن کو رحمت سے بفیض مصطفیٰ بھر دے
طبابت کیا حذاقت کیا میں خادم ہوں مسیحا کا
مسیحائی عطا کر دے مسیحائی عطا کر دے

چندہ جات میں بہت باقاعدہ اور اول وقت میں ادا کرنے والی تھیں۔اپنی وصیت کا چندہ حسابوں سے بڑھ کر درست رکھتیں۔گھر میں وصیت کا ایک ڈبہ بنایا ہوا تھا۔کلینک سے جو بھی آمدن ہوتی یا کہیں سے بھی کوئی آمدن ہوتی اُس کا دسواں حصہ وہ ڈبہ میں ڈالتی جاتیں کہ کہیں بھول نہ جاؤں اور محض خدا کے فضل سے اپنی زندگی میں ہی اپنی وصیت کا تمام چندہ اور حصہ جائیداد تک ادا کر دیا۔نہ صرف اپنا بلکہ اپنے والد صاحب مرحوم کی طرف سے ملنے والی وراثت میں سے اُن کے کاروبار کا بھی حصہ وصیت خود ادا کیا اور مجھے کہا کہ جو پیسے مجھے میرے باپ کے توسط سے ملے ہیں مجھ پر لازم ہے کہ میں اپنے باپ کا خدا سے کیا ہوا وعدہ پورا کروں۔

وقف جدید اور تحریک جدید اور ذیلی تنظیموں کے چندہ جات سال شروع ہوتے ہی ادا کرتیں۔خود سیکرٹری صاحب مال کے گھر جا کر چندہ جات دے کر آتیں۔مجھے نہیں یاد پڑتا کہ کبھی کوئی بھی سیکرٹری مال ہمارے گھر آیا ہو کہ امۃ النصیر صاحبہ کا فلاں چندہ بقایا ہے۔اس کے علاوہ بھی مالی تحریکات مریم شادی فنڈ، کفالت یتامیٰ وغیرہ میں حصہ لیتی رہتیں۔خود بھی صدقات دیتی رہتیں۔غریب بچیوں کی شادی کے علاوہ غریب لڑکوں کی شادی کے مواقع پر بھی حتی الوسع اُن کی مالی معاونت کرتیں اور کہتیں کہ یہ بھی ضروری ہے۔

کوٹ عبدالمالک میں جب آپ صدر لجنہ تھیں تو وہاں کی مقامی بیت کی دوسری منزل بغرض لجنہ ہال تعمیر ہونا شروع ہوئی تو اُس میں آپ نے بیس ہزار روپے پیش کئے جو کہ اُس وقت کے ہمارے کمزور مالی حالات کی وجہ سے آپ کی طاقت سے کہیں بڑھ کر تھے۔اُس موقع پر بعض رشتہ داروں نے منع بھی کیا لیکن محض خدا کی رضا کی خاطر آپ نے اپنا یہ وعدہ پورا کیا۔

اپنے مرحومین کی طرف سے بھی چندہ جات کی ادائیگی کرتیں۔والد صاحب والدہ صاحبہ نانا، نانی اور دادا، دادی کی طرف سے بھی چندہ جات مرحومین کے ادا کرتیں۔اپنی آخری بیماری میں خاکسار کو بھی یہی نصیحت کی کہ بیٹا یہ کام جاری رکھنا۔جب میری شادی ہوگئی تو مجھے بڑے پیار سے سمجھایا کہ دیکھو اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ اپنا اور اپنی فیملی کا چندہ اسی طرح وقت پر ادا کیا کرو۔ہر وقت بچوں کی روحانی ترقی کی طرف توجہ رہتی۔چھوٹے بھائی سے بھی جب انٹرنیٹ پر رابطہ ہوتا تو پہلا سوال یہی کرتیں کہ نمازیں دھیان سے پڑھ رہے ہو۔قرآن پڑھتے ہو کہ نہیں۔الحمدللہ چھوٹے بھائی مکرم حافظ عطاء الغالب اس وقت نیشنل سیکرٹری تربیت فن لینڈ کے عہدہ پر خدمات بجالانے کی توفیق پا رہے ہیں۔

اپنی باقی بہنوں کی طرح آپ کو بھی قرآن کریم سے بہت محبت تھی اور قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے کا بہت شوق تھا۔خُدا کے فضل سے تفسیر کبیر مکمل پڑھی ہوئی تھی اور جہاں بھی رہیں، لاہور، کوٹ عبدالمالک ربوہ میں دارلرحمت غربی اور دارالصدر غربی میں لجنہ کو ترجمہ اور تفسیر پڑھاتیں۔مجھے یاد ہے کہ گرمیوں کی چھٹیوں میں صبح کی نماز کے بعد ہمارے گھر میں لجنہ کا ایک ہجوم ہوتا تھا جو کہ ترجمہ اور تفسیر پڑھنے آیا ہوتا تھا اور آپ بہت دوستانہ ماحول میں اور محبت بھرے انداز میں پڑھاتیں۔اکثر اوقات تفنن طبع کیلئے لطائف وغیرہ بھی سنا دیا کرتیں تھیں تا کہ پڑھنے والوں کی دلچسپی قائم رہے اور یہی طریق اپنی نصابی تدریس میں بھی تھا۔

خلافت سے بے انتہا عشق کا تعلق تھا۔خطبہ جمعہ ہمارے گھر میں پوری خاموشی اور احترام سنا جاتا اور اگر کوئی بچہ بھی شور کرتا تو اُسے سمجھاتیں یا حسب موقع ڈانٹ بھی دیتی تھیں کہ خاموشی سے خطبہ سنو۔حضور انور کے ہر حکم ہر تحریک اور ہر بات پر صف اول میں شامل ہوتیں۔شادی بیاہ کے موقع پر اس بات کا خصوصیت سے اہتمام ہوتا کہ حضور کے ارشادات کی خلاف ورزی نہ ہو۔اور کہیں کسی شادی پر ایسا ہوتے دیکھتیں تو سختی سے روکتیں۔

واقعات کا تو ایک سمندر ہے جو ذہن میں اس وقت موجیں مار رہا ہے۔سمجھ نہیں آتی کہاں سے شروع کروں اور کہاں ختم کروں۔آپ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرنے کیلئے تو شاید ایک کتاب بن جائے۔یہ بات تو آپ کی وفات پر سامنے آئی کہ لوگ کس حد تک آپ سے پیار کرتے تھے۔خاکسار کا خیال تھا کہ جن چند گھروں میں والدہ صاحبہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے خبر گیری کیلئے جاتی ہیں وہی ہیں لیکن بوقت وفات یہ بات سامنے آئی کہ میں تو اُن کے عشرعشیر کو بھی نہیں جانتا۔ہر ایک تعزیت کرنے والے کے منہ سے یہی الفاظ سنے ہیں کہ میرے ساتھ فلاں موقع پر یہ بھلائی کی میرے ساتھ فلاں موقع پر یہ نیکی کی۔ایک صاحب نے میرے ساتھ ان الفاظ میں تعزیت کی کہ

”مربی صاحب صرف آپ کی والدہ ہی نہیں بلکہ بہت سوں کی والدہ آج فوت ہوگئی ہیں۔“

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہابہار
داخلش کن از کمال و فضل در بیت نعیم

(اے خدا تو اگلے جہان میں ان پر اپنی رحمت کی بارش کر دے اور اپنے کمال فضل سے اُن کو نعمتوں والی جنتوں میں داخل فرمادے)۔

اپنے گھر میں بھی ہر وقت پیار محبت سے رہنے کی تلقین کرتیں۔بہو سے ہمیشہ بیٹیوں جیسا سلوک کیا۔اپنے آخری وقت میں میری خوشدامن صاحبہ کو پاس بلا کر کہا کہ دیکھو یہ میری بہو نہیں بلکہ میری بیٹی ہے۔الحمدللہ کہ اس بہو کو بھی اللہ تعالیٰ نے بیٹیوں کی طرح خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔وفات پر بے اختیار اس عاجز کی اہلیہ نے یہ الفاظ کہے کہ امی نے تو ساری زندگی تقویٰ سے گزاری ہے۔

اس مضمون کے ذریعے خاکسار اپنے تمام عزیز و اقارب دوستوں اور بزرگوں کا مشکور ہے کہ جنہوں نے والدہ کی بیماری اور وفات کے وقت میں اُن کو بھی اور ہم سب کو بھی دعاؤں میں یاد رکھا اور بہت توجہ سے حال احوال پوچھتے رہے۔

آخر میں قارئین سے دُعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے والدہ کو اپنی نعمتوں والی جنت میں داخل فرمائے۔اور میری والدہ کا شمار اپنے اُن میں فرمالے جن کی بے حساب بخشش کا وعدہ اُس نے اپنے پیارے حبیب ﷺ سے کیا ہوا ہے۔

بقیہ صفحہ 6

میرا گھر بیت المبارک کے سامنے مین روڈ کے دوسری طرف پہاڑی کے دامن میں تھا۔مجھے اپنے گھر سے حضرت صاحبزادہ صاحب سرگودھا فیصل آباد مین روڈ کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے نظر آ جاتے تھے اور میں جلدی سے تیز قدموں سے آپ سے جا ملتا اور مصافحہ کرنے کے بعد آپ کے بابرکت وجود سے برکتیں حاصل کرتے ہوئے آپ کی منزل تک ہمراہ جاتا اور جب آپ گھر کے اندر تشریف لے جاتے تو میں سلام اور مصافحہ کر کے واپس لوٹ آتا۔عجیب بات یہ تھی کہ طویل فاصلہ ہونے کے باوجود مجھے کبھی فاصلے کی طوالت کا احساس بھی نہ ہوا۔

آپ بہت نڈر اور بہادر انسان تھے۔مجھے آپ کی رفاقت اور صحبت میسر آنے پر بے حد خوشی ہوتی۔

اللہ تعالیٰ اپنے اس پیارے وجود کو اپنے قرب میں جگہ دے آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا رہے اور ہمیں آپ کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق بخشتا رہے۔آمین

مکرم عبدالباری قیوم شاہد صاحب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے وابستہ کچھ یادیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے امام الزمان حضرت مہدی موعود کے عظیم فرزند نہایت بزرگ بارعب اور باوقار شخصیت کے مالک، ملنسار، ہمدرد اور نافع الناس وجود تھے۔

بیت المبارک ربوہ کو جاتے آتے اور بیت کے اندر جب آپ نمازوں کے لئے تشریف لے جاتے تو اکثر آپ سے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ آپ سب سے پہلے میرے والد کیپٹن شیخ نواب دین صاحب کا حال پوچھتے اور پھر بعد میں دوسری نصائح فرماتے۔ کئی بار آپ نے میرے والد صاحب کی خدمات سلسلہ کا تذکرہ فرمایا۔ میرے والد صاحب کا آپ سے بہت قریبی تعلق قادیان کے زمانہ سے قائم تھا۔

ایک مرتبہ گولبازار ربوہ کے ایک حلوائی کی دکان سے مٹھائی کا ایک بھرا ہوا تھال بیت المبارک میں نماز مغرب کے بعد تقسیم کے لئے آیا۔ میں اس وقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ بیت المبارک کے صحن میں نماز سے قبل ایک کونے سے دوسرے کونے تک ٹہل رہا تھا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ مٹھائی کس کی طرف سے آئی ہے۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے ابا جان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی سندھ سے صحت یابی کی خبر آنے کی خوشی میں یہاں تقسیم کے لئے بھجوائی ہے۔ نماز کے بعد سب حاضرین میں مٹھائی تقسیم کر دی گئی۔ اگر حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف سے اعلان نہ ہوتا تو کسی کو بھی یہ پتہ نہ لگتا کہ یہ مٹھائی کس کی طرف سے بھجوائی گئی ہے۔

1961ء میں جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کے افتتاح کی تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے محترم پرنسپل جامعہ سید میر داؤد احمد صاحب کی دعوت پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تشریف لائے۔ آپ نے طلباء میں مختلف مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور بعد میں عشائیہ میں شرکت فرمائی۔ اس عاجز کو معیار دوم کے اردو تقریری مقابلہ میں اول آنے پر منارۃ المسیح والی ٹرافی انعام میں دی جارہی تھی۔ ٹرافی حضرت صاحبزادہ صاحب کے بائیں دست مبارک میں تھی آپ کا دایاں ہاتھ میرے دائیں ہاتھ میں تھا۔ اعلان کے بعد حضرت میر صاحب کی توجہ کسی اور طرف تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ان سے یہ دریافت فرما رہے تھے کہ یہ انعام کس چیز کا دیا جا رہا ہے۔ حضرت میر صاحب نے اس طرف توجہ کی اور آپ کو بتایا کہ یہ انعام اردو تقریر معیار دوم میں اول پوزیشن حاصل کرنے کا ہے۔ حضرت صاحبزادہ ہمیشہ اس عاجز پر نظر شفقت رکھتے تھے۔ اس لئے آپ بہت خوش ہوئے اور مبارکباد کے ساتھ دعا بھی کی۔

ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا سیکیورٹی گارڈ رخصت پر چلا گیا۔ اس کی غیر موجودگی میں حلقہ کے خدام نے یہ ڈیوٹی سرانجام دی۔ پہلا ہفتہ پورا میری ڈیوٹی تھی۔ آپ کی کوٹھی کے مین دروازہ کے اندر ڈیوٹی روم میں بیٹھنا۔ ملاقاتیوں کے لئے ملاقات کا انتظام کرنا۔ نمازوں کے وقت آپ کے ہمراہ بیت المبارک جانا۔ یہ حفاظتی ڈیوٹیاں رضا کارانہ ہوتی تھیں۔

مجھے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ناظم ارشاد وقف جدید کی حیثیت سے تہال (نزد کھاریاں) کی جماعت میں تربیتی خدمت کے لئے ایک ماہ کے لئے (رخصتوں) میں بھجوایا۔ اخبار میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تشویشناک علالت کی خبر آتی رہتی تھی اور ہم سب مجسم دعا بنے ہوئے تھے۔

انہیں دنوں خواب میں حضرت صاحبزادہ صاحب تشریف لائے اور مجھے بغلگیر ہو کر خوب بھینچا اور پھر واپس جاتے محسوس ہوئے۔ مجھے ایسا لگا کہ یہ آپ کی الوداعی ملاقات تھی۔ اگلے روز کھاریاں سے ایک احمدی دوست نے آ کر اطلاع دی کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لاہور میں رحلت فرما گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس بابرکت وجود کو اپنے مقام قرب میں جگہ دے اور ہمیں آپ کی مثالی زندگی کے نیک نمونہ پر کاربند ہونے کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے وابستہ یادیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھے۔ آپ بڑی باوقار بارعب مجسم انکسار اور بزرگ شخصیت کے مالک تھے۔ آپ سے جب بھی ملاقات ہوتی آپ میرے والد صاحب کا حال پوچھتے۔ بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب اکثر اپنے گھر سے مین روڈ کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے دارالیمن میں واقع محترم خلیفہ صلاح الدین صاحب کے مکان پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

باقی صفحہ 5 پر

غزل

محبت کی زمانے سے جدا تفسیر کرتے ہیں
بلا تفریق ہم انسان کی توقیر کرتے ہیں

گرا دے کوئی ظالم جو وفاؤں کے گھروندوں کو
ہمارا حوصلہ دیکھو نئی تعمیر کرتے ہیں

سہانے خواب دنیا کے، بڑے لمبے ہیں منصوبے
جہاں والے سرائے کی عجب تعبیر کرتے ہیں

خدا سے پیار گر چاہو کرو بس پیار انساں سے
یہی مستور ہے دل میں، یہی تحریر کرتے ہیں

بڑا نازک ہے آئینہ یہ دل کا آبگینہ بھی
کبھی ٹھکراتے ہیں اس کو نہ ہی تحقیر کرتے ہیں

لہو بھر کر چراغوں میں اُجالا جس نے راہوں کو
چمن والے اسی کے نام ہر تعزیر کرتے ہیں

ہوئے کردار سے عاری، کریں فرمان بس جاری
فقیہانِ شہر لوگو! فقط تقریر کرتے ہیں

بہت ہی دور ہے پھر بھی رہے دل میں ندیم انور
اسی کے نام شعروں کی یہ کل جاگیر کرتے ہیں

انور ندیم علوی

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سید طلحہ جنود صاحب اور مکرمہ ڈاکٹر تنزیلہ جنود صاحبہ آف سرگودھا کو مورخہ 23 جون 2012ء کو اللہ تعالیٰ نے عزیزم سید محمد عارف جنود کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام سید محمد اشعر جنود تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم سید جنود احمد ضیاء صاحب ٹورانٹو کینیڈا ابن مکرم حاجی جنود احمد صاحب مرحوم آف سرگودھا کا پوتا، مکرم ملک پرویز احمد صاحب آف سرگودھا کا نواسا اور ننھیال کی طرف سے حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچے کے نیک، صالح، باعمر، خادم دین اور قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی بیٹی مکرمہ فریحہ سلطانہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نمائندگی میں مورخہ 21 اکتوبر 2012ء کو محلہ باب الابواب غربی میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مکرم محمد احسن شبیر صاحب ولد مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب وڑائچ اسلام آباد سے مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ تقریب نکاح کے بعد مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب نے ہی دعا کرائی۔ بعد ازاں رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔ دلہن محترم چوہدری محب الرحمٰن صاحب سابق زعیم انصار اللہ چک نمبر 88 ج۔ ب تحصیل وضلع فیصل آباد کی پوتی اور مکرم صوبیدار (ر) حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم ساکن گوٹھ رحمٰن آباد دبلڑی شاہ کریم ضلع ٹنڈو محمد خان سندھ کی نواسی ہے۔ جبکہ دلہا حضرت چوہدری مراد علی صاحب آف چک نمبر 37 جنوبی سرگودھا کی نسل سے اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کمیشن ایجنٹ سرگودھا کا نواسا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت کرے نیک تمنائیں پوری کرے اور ہمیشہ اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ نیز مثمر بثمرات حسنہ اور نیک نصیب والا بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم نوید اقبال صاحب معلم وقف جدید کھرپڑ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے بعد مورخہ 18 اکتوبر 2012ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچے کا نام جاذب نوید عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وتندرستی والی زندگی عطا فرمائے نیز خادم سلسلہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ تنویر اکرم سونگی صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد سونگی صاحب کارکن دفتر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ نیازی اہلیہ مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب بنت مکرم حاجی رب نواز خان صاحب نیازی آف عیسیٰ خیل مورخہ 13 اکتوبر 2012ء کو بعمر 68 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسلام آباد میں مکرم داؤد احمد ناصر صاحب نے پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب سابق صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے سوگواران میں خاوند کے علاوہ تین بیٹے مکرم ناصر محمود صاحب سابق قائد علاقہ راولپنڈی حال UK، مکرم خالد محمود صاحب UK، مکرم احسن محمود صاحب UK اور میرے علاوہ چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ تہجد گزار، صالحہ، چندوں میں صف اول کی مجاہدہ اور بہت غریب پرور خاتون تھیں۔ مرحومہ عیسیٰ خیل کے واحد احمدی گھرانہ کی ایک عاشق احمدیت خاتون تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ کے درجات بلند فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے نیز پسماندگان کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعزاز

مکرم نذیر احمد گھمن صاحب باب الابواب شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے نعمان احمد کلاس دہم گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے مقابلہ بیت بازی تحصیل لالیاں میں اول پوزیشن حاصل کی پھر ضلع چنیوٹ میں اول اور اب فیصل آباد بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ موصوف مکرم حسین گھمن صاحب بوریوالہ کا پوتا اور مکرم منور احمد جھنگل صاحب باب الابواب شرقی ربوہ کا نواسا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو مزید علمی کامرانیوں سے سرفراز کرے اور جماعت کیلئے قابل افتخار بنائے۔ آمین

ضرورت خادم بیت الذکر

شہر گجرات کیلئے ایک مخلص اور دیانت دار احمدی خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے۔ جس کیلئے رہائش، بجلی، پانی، گیس وغیرہ کے اخراجات دیئے جائیں گے نیز ماہانہ تنخواہ بالمشافہ طے کی جائے گی۔ خواہشمند افراد خاکسار سے رابطہ کریں۔

(صدر جماعت احمدیہ شہر گجرات)

اعلان دارالقضاء

(مکرم عطاء المنان صاحب ترکہ مکرم رشید احمد صاحب)

مکرم عطاء المنان صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم رشید احمد صاحب وفات پاچکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 17/5 محلہ دارالبرکات برقبہ 10 مرلہ 171 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ افتخار شمیم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ شائستہ پروین صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ عالیہ رشید صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم عطاء العزیز عثمان صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم عطاء المنان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

احمدی مصنفین رابطہ کریں

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہوں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:
ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:
ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

برائے رابطہ نمبرز:
انچارج ریسرچ سیل پی او باکس 14 ربوہ پاکستان
فون نمبرز آفس: 0092476214953
رہائش 0476214313
موبائل 03344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل research.cell@saapk.org
(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع لودھراں و ملتان کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وار اکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

خبریں

رینجرز ہیڈکوارٹر میں بم دھماکہ 3 اہلکار جاں بحق، 14 زخمی

نارتھ ناظم آباد کراچی میں رینجرز ہیڈکوارٹر پر خودکش بم دھماکے میں 3 اہلکار جاں بحق اور اہلکاروں سمیت 21 افراد زخمی ہو گئے۔ دھماکے میں عمارت کا ایک حصہ تباہ ہوگیا۔ دھماکے کے بعد عمارت میں آگ بھڑک اٹھی۔ زخمیوں کو عباسی شہید ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ 3 زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ پولیس حکام کے مطابق دھماکے میں 100 کلوگرام بارودی مواد استعمال کیا گیا۔

گستاخانہ فلم کا پروڈیوسر فراڈ کیس میں جیل بھیج دیا گیا

امریکی عدالت نے گستاخانہ فلم کے پروڈیوسر مارک بیسلے کو بینک فراڈ کیس میں پیرول کی خلاف ورزی پر جیل بھیج دیا۔ امریکی ریاست کیلیفورنیا کی ڈسٹرکٹ کورٹ میں زیر سماعت کیس میں جج نے مارک بیسلے کو ایک سال قید کی سزا دی اور اسے جیل بھیج دیا۔

امریکہ کی مشرقی ریاستوں میں ایک اور سمندری طوفان کا خطرہ

امریکی ریاستوں میں نیوجرسی اور نیویارک کو ایک اور سمندری طوفان کا خطرہ ہے۔ ساحلی علاقوں میں رہنے والوں کو نقل مکانی کی ہدایت اور سینکڑوں پروازیں معطل کردی گئیں۔ ایک نئے سمندری طوفان نے امریکی ریاستوں نیویارک اور نیوجرسی کا رخ کرلیا ہے جس کے باعث 96 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چل رہی ہیں۔ نیویارک ایک بار پھر بارشوں اور برف باری کی زد میں ہے۔ ایک ہفتہ قبل آئے سینڈی طوفان کے بعد اب بھی ساڑھے 6 لاکھ عمارتوں میں بجلی نہیں ہے۔

وزیر خارجہ کے عہدے سے ہیلری کلنٹن کی دستبرداری کا امکان

دوبارہ امریکہ کا صدر منتخب ہونے کے بعد باراک اوباما کی ٹیم میں بڑی تبدیلیوں کا امکان ہے۔ ہیلری کلنٹن نے بھی وزیر خارجہ کا عہدہ چھوڑنے کا اشارہ دے دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ صدر اوباما کے حلف اٹھانے کے بعد وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں گی۔ ایک امریکی اخبار کے مطابق ہیلری کلنٹن کی دستبرداری کی صورت میں سینیٹر جان کیری وزیر خارجہ بننے کے مضبوط امیدوار ہیں۔ پاکستان میں کئی حلقوں کو امید ہے کہ اگر جان کیری کو وزیر خارجہ بنایا گیا تو پاک امریکہ تعلقات بہتر ہو سکتے ہیں۔ جان کیری پاکستان کے قریبی دوست سمجھے جاتے ہیں۔

Experienced Lady Teacher Available for IELTS Preparation in Lahore
New Session Starts 10th Nov 2012
Contact:0333-4483822
Only Limited Seats Are Available

بقیہ صفحہ 1 عشرہ وقف جدید

وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

☆ احباب جماعت کو دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے اور اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر فرمائے اور جملہ شاملین کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔ آمین

نوٹ: عشرہ کے بعد اپنی مساعی کی رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

۞ مکرم سلطان احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے داماد مکرم رانا محمد ایوب خان صاحب ابن مکرم رانا عبدالعزیز خان صاحب مرحوم آف ملتان کا جرمنی میں چند دن قبل دل کا بائی پاس ہوا ہے۔ ان کے دل کا ایک حصہ کام کرنے کے قابل نہیں رہا۔ اب دوسرے حصہ کو کام کرنے کے قابل بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔نومبر

طلوع فجر	5:03
طلوع آفتاب	6:29
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:15

ضرورت سیکیورٹی گارڈ
ہمیں اپنے فیکٹری واقع جہلم کے لئے سیکیورٹی گارڈز کی ضرورت ہے۔
امیدوار لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔ عمر 45 سال سے کم ہو اور اچھی صحت کا حامل ہو ریٹائرڈ فوجی قابل ترجیح ہوں گے۔ تنخواہ کے علاوہ کمپنی کی سہولیات میں سنگل رہائش اور پکے ہونے کے بعد سوشل سیکیورٹی، گریجوئٹی اور پنشن وغیرہ
اپنی درخواستیں بھجوائیں:
جنرل مینیجر۔ پاکستان چپ بورڈ۔ جی ٹی روڈ۔ جہلم
فون: 1-0544-646580 فیکس: 0544-646582

FREE STUDY in GERMANY
For the first time English Courses offered in Germany
Great Opportunity for **Intermediate/O-Level** students
100 % Visa / No Visa No Fee (For A-level program in English)
Courses for Graduates & Postgraduates
B.A / B.Sc / B.C.S / B.Eng / B.Com....also for
Master students completely in English Language
With or Without German Language (Matriculation)
Consultancy +Admission + Embassy Documentation + Interview Preparation
Even after reaching Germany, Pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office Tel: +49 6150 8309820, Mob: +49 176 56433243, +49 1577 5635313
Email: erfolgteam@hotmail.de
Skype Id: erfolgteam

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

Nishat Linen by Nisha
Now Available At
لبرٹی فیبرکس
0092- 47- 6213312
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ نزد (اقصیٰ چوک)

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی بااعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

Nishat Linen by Nisha
Now Available At
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-476212310

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580
starjewellers@ymail.com

FR-10